MAAB 1431
maablib.org

ارشاد قدسی: در منقبت چاردہ معصومینؑ و جناب عباسؑ ۸/

۲۸۶

...ت عرشی: در منقبت چاردہ معصومینؑ و جناب عباسؑ عہ/

اعجازِ غم

نوحہ جات

مصنفہ

سید محمد جعفر قدسی جائسی احسن اللہ الیہ

باہتمام سید اکبر علی در برکات اکبر پریس الہ آباد طبع شد

بازمین عرش — نوحہ جات ۲/

انفجر عزا — نوحہ جات ۲/

بزم عزا — نوحہ جات ۲/

اعجاز غم — نوحہ جات ۲/

ساز حزن — نوحہ جات ۲/

ساز غم — نوحہ جات ۲/

قصائد قدسی: فضائل خاندان رسالتؐ ۸/

ریاض قدسی: مجموعہ ... ۲/

تاریخ شہید ثالث و تاریخ ... ۲/

مختصر قدسیہ ... معجزات و زیارات ۲/

ملنے کا پتہ:

قدسی۔ جائس۔ ضلع رائے بریلی۔

سید ضامن حسین رضوی کتب فروش متصل کوتوالی۔ الہ آباد

قیمت ۲/

جملہ حقوق محفوظ

بسم اللہ ولہ الحمد ۔ اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد

میں اس کتاب کو فضیلت مآب عالی جناب مولانا سید اعجاز حسین صاحب
ایم۔ اے الہ آبادی پروفیسر اُردو الہ آباد یونیورسٹی کی مخلصانہ عنایتوں کے
شکریہ میں بخلوص دل جناب ممدوح کے نام نامی کے ساتھ معنون کرتا ہوں۔

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ   قدسی جالیسی

ذکر حضرت رسول کریمؐ

نبیؐ کی لاش پہ شیر خدا بہت روئے   نہ ضبط کرسکے جوش بکا بہت روئے
لبوں پہ نام پیمبرؐ - دلوں میں یاد رسولؐ   نبیؐ کے ہجر میں آل عبا بہت روئے
غم جدائی سرور میں غیر حال ہوا   حسنؑ حسینؑ علیؑ فاطمہؑ بہت روئے
نبی کے غسل و کفن کی کسی کو فکر نہ تھی   اس انقلاب پہ شیر خدا بہت روئے
رُلایا جس نے سُرور دل پیمبرؐ کو   ابد تلک وہ عدوئے خدا بہت روئے
بتول اُٹھ گئیں دنیا سے باپ کے غم میں   پسر کے ہجر میں یعقوبؑ کیا بہت روئے
سُنے گئے نہ کسی سے تمہارے نالۂ دل   کہ سننے والے بھی اے فاطمہؑ بہت روئے
جگہ ہے رونیکی رویا نہ اسکو ہائے کوئی   رسولؐ جس کے لئے بارہا بہت روئے
نگاہ لطف ہو اب حال زار قدسی پر   جفائے دہر سے ہم اے خدا بہت روئے

ذکر حضرت فاطمہ زہراؑ

رسول اللہؐ جب پہنچے جناں میں دار فانی سے   جناب فاطمہؑ نے ہاتھ دھویا زندگانی سے
نہ جانے کسطرح کا ضعف تھا خاتون جنت کو   کہ رنگ رُخ ہوا تھا زعفرانی ناتوانی سے
ورم آنکھوں پہ لب پر آہ۔ درد ہجر سے بسمل   جگر صد چاک دل بیتاب جور آسمانی سے

maablib.org

کوئی اُس غمزدہ کے دل سے پوچھے درد کی لذت
جسے شام و سحر رہتا ہو مطلب خونفشانی سے

یہ حالت ہوگئی تھی فاقہ کش خاتون جنت کی
کہ چلنا دو قدم مشکل تھا ضعف و ناتوانی سے

علیؑ سے فاطمہؑ نے سونپکر بیٹوں کو فرمایا
کہ ان کے ساتھ پیش آنا ہمیشہ مہربانی سے

کوئی صدمہ انہیں پہنچے نہ انکا دل دُکھے صاحب
ہماری شادمانی ہے انھیں کی شادمانی سے

قیامت ہے خبر تھی کچھ نہ خاتون قیامت کو
مریگا زہر سے کوئی۔ کوئی خنجر کے پانی سے

نہ پاؤ گے کس طرح تم حلۂ فردوس اے قدسی
خدا و مصطفےٰ خوش ہیں تمہاری مدح خوانی سے

ذکر حضرت علیؑ

بے چین دل زینبؑ ناشاد ہے بابا
کچھ بس نہیں بیداد پہ بیداد ہے بابا

ہر سمت دو عالم میں قیامت سی بپا ہے
جو چیز ہے وہ مائل فریاد ہے بابا

گردش میں ہیں پھر آل محمدؐ کے مقدر
پھر دور فلک بر سر بیداد ہے بابا

سمجھاؤں تو سمجھاؤں کس اُمید پہ دل کو
بیدردوں کی ہر ایک جفا یاد ہے بابا

تھراتے ہیں افلاک۔ زمیں کانپ رہی ہے
دلدوز یہ جبریل کی فریاد ہے بابا

پھر جاتا ہے تا عرش بریں شور فغاں کا
پھر وقف الم آپ کی اولاد ہے بابا

صد پارہ ہے شبیرؑ کا جگر تیغ الم سے
شبیرؑ کا دل مضطر و ناشاد ہے بابا

طوفان ہے صحرا میں تو دریا میں تلاطم
فریاد کناں عالم ایجاد ہے بابا

نانا بھی نہیں ماں بھی نہیں سر پہ ہمارے
پُر درد غم انجاموں کی روداد ہے بابا

آس آپ کے دم کی تھی سو وہ بھی نہ رہی اب
فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے بابا

قدسی کے گنہ بخشدیئے میں نے خوشی سے
وہ شیفتۂ عترت امجاد ہے بابا

ایضاً

وصیِ احمدِ مختار کی سواری ہے — ولیِ ایزدِ غفار کی سواری ہے
رواقِ مسجدِ کوفہ میں جس کا خون بہا — اُسی نمازی و دیندار کی سواری ہے
شہیدِ خانۂ معبود خانہ زادِ خدا — امامِ سجدۂ ابرار کی سواری ہے
سوارِ دوشِ پیمبرؐ امیرِ خیبر گیر — جنابِ حیدرؑ کرار کی سواری ہے
علیؑ علیؑ کہو ذکرِ علیؑ عبادت ہے — یہ خاص بندۂ غفار کی سواری ہے
فلک سے آتی ہے لاسیف و لافتیٰ کی صدا — علیؑ سے غازی و کرار کی سواری ہے
نبیؐ ہیں گریہ کناں ساتھ ساتھ اے قدسی — یہ مصطفےٰؐ کے مددگار کی سواری ہے

ذکر حضرت امام حسنؑ

آہ گردید چناں چرخِ ستمگر امشب — کہ جہاں گشت پُر از فتنۂ محشر امشب
حیف صد حیف کہ در پنجۂ شہبازِ قضا — می طپد شبرؑ بے پر چو کبوتر امشب
آہ اے سونشِ الماس چہ کردی بحسنؑ — پارہ کردی جگرِ سبطِ پیمبرؐ امشب
تلخ کام حسنؑ سبز قبا چوں نشود — زہر چو شد ز لبِ کوزہ و ساغر امشب
داغدار است چو لالہ دلِ شبیرؑ ز غم — آنچناں سوخت غمِ ہجرِ برادر امشب
در غمِ شاہ زمیں خاک بسر افشاند — اشک ریزد فلک از دیدۂ اختر امشب
آنقدر چرخ رگ و ریشۂ جانش بمکید — کہ چکد خوں ز دل و دیدۂ شبرؑ امشب
آہ بر خاک بغلطد حسنؑ و جعدۂ شوم — بہر آرام کند جائے بہ بستر امشب
حیلہ زیں بیش مساز اے فلکِ دوں کہ ز غم — سر بسنگِ تو زند زینبِ مضطر امشب
شد نہاں زیرِ زمیں مہرِ مبیں اے قدسی — زغمش داغ بہ دل شد مہِ انور امشب

سونش بمعنی بُرادہ

ایضاً

قاسمؑ کو آسماں نے داغ پدر دکھایا
سینہ میں ہوک اٹھی منھ کو کلیجہ آیا

زہر دغا دیا ہے جعدہ نے پھر حسنؑ کو
دُکھتے ہوئے دلوں کو آج اُسنے پھر دُکھایا

بغضوں کے ڈوبنے سے شبیرؑ مضطرب ہیں
بھائی کو آسماں نے بھائی کا غم دکھایا

شہ کے جگر کے ٹکڑے جب لگن میں دیکھے
صدمہ سے شق ہوا دل منھ کو کلیجہ آیا

دیکھی جو بیقراری دلبند مجتبےٰؑ کی
آنکھوں سے مومنوں نے خون جگر بہایا

روضہ پہ مصطفےٰؐ کے رُوکا گیا جنازہ
اُمت نے دل نبیؐ کا تربت میں بھی دکھایا

تابوت میں حسنؑ کے تیر ستم چبھے ہیں
اللہ ری شقاوت مرنے پہ بھی ستایا

بے درد اشقیا کی اب خیریت نہیں ہے
عباسؑ صف شکن کو غیظ و جلال آیا

چھپنے لگے کماں کش گوشوں میں خوف جاں سے
حیدر کا شیر بھپرا بل ابروؤں پہ آیا

ماں نے سُنا جو قدسی شور فغاں قاسمؑ
اک ٹیس دل میں اُوٹھی مُنھ کو کلیجہ آیا

حالات سفر

اوڑاؤ خاک اوڑاؤ کہ حشر برپا ہے
محرم آیا ہے شیعو محرم آیا ہے

نبیؐ کی روح ریاض جناں میں ہے بیچین
ملول قلب ید اللہؑ و جان زہرا ہے

بلا نصیبوں کی نظروں میں پھرتی ہو تلوار
ہلال ماہ عزا آسماں پہ نکلا ہے

خدا کے گھر میں بھی پائی نہ شاہ دیں نے اماں
خجل امام غریب الوطن سے کعبہ ہے

حسینؑ جاتے ہیں کعبہ سے جانب کوفہ
قدم قدم پہ الم اک نہ اک پہونچتا ہے

نہیں ہے دور تلک آدمی کا نام نشاں
سفر ہے گرمیوں کا خوفناک رستہ ہے

حرم کا محملوں میں دم ہے اب گھٹا جاتا
تعب سے جاں بلب اصغرؑ بھی وا دریغا ہے

نہ جانے پائے کہیں اور سیدالشہدا ۔ زمین ماریہ پر آسمان لایا ہے
حسینؑ کے لئے قدسی کو بخشدے یارب ۔ گناہگار وہ - غفار نام تیرا ہے

واقعات کربلا

پیاسی لب فرات محمدؐ کی آل ہے ۔ اُمّت کے جور و ظلم سے پانی کا کال ہے
تالو سے لگ گئی ہے زباں ہونٹ خشک ہیں ۔ بانو کا شیر خوار بہت ہی نڈھال ہے
آل نبیؐ پہ کرتے ہیں بیداد کلمہ گو ۔ خوف خدا نہ خلق خدا کا خیال ہے
اب شاہ بیوطن کا فدائی کوئی نہیں ۔ دشمن ہیں گرد - بیچ میں زہراؑ کا لال ہے
شبیرؑ سے بچھڑ گئے انصار و اقربا ۔ غربت میں کثرت غم و رنج و ملال ہے
واہ خدا میں اب کسے قرباں کریں حسینؑ ۔ اصغرؑ ہے اور نہ اکبرؑ یوسف جمال ہے
شبیرؑ کو ہجوم الم نے کیا ضعیف ۔ خم بار غم سے پشت شہ خوشخصال ہے
تاکید صبر کرتے ہیں عابدؑ سے شاہ دیں ۔ اُمّت کے بخشوانے کا اتنا خیال ہے
زینبؑ کہیں تو کس سے کہیں دل کا حال زار ۔ حیدرؑ کا لاڈلا ہے نہ زہراؑ کا لال ہے
قدسی شگفتہ دل رہے کیونکر نہ دہر میں ۔ فیض گل ریاض نبیؐ سے نہال ہے

ایضاً

ماموں پہ ہوئے قرباں زینبؑ کے پسر دونو ۔ بسمل ہوئے صابر کے دل اور جگر دونوں
شبیرؑ کے پیارے ہیں اور عرش کے تارے ہیں ۔ ہوں کیوں نہ دو عالم کے منظور نظر دونوں
آئینہ قدرت ہیں - جعفرؑ ہی کی صورت ہیں ۔ رہجاتے ہیں سب حیراں جاتے ہیں جدھر دونوں
جوش اور الوالعزمی کیا روکتی پیاس اُن کی ۔ شبیرؑ سے پیاسے کے تھے لخت جگر دونوں
مشتاق ہو تو دیکھو حیدرؑ کے مرقع کو ۔ خیمے سے نکلتے ہیں زینب کے پسر دونوں

بیداد کی بدلی سے۔ اللہ کہاں نکلے / افلاک شرافت کے شمس اور قمر دونوں
زینبؑ تھیں بڑی صابر۔ رو اٹھیں مگر آخر / دولھا بنے مقتل سے آئے جو پسر دونوں
کسطرح نہ ماں روتی۔ کسطرح نہ جاں کھوتی / تھے نور نظر دونوں تھے لخت جگر دونوں
روتے ہی رہے قدسی سجادؑ بھی زینبؑ بھی / دونوں کی مصیبت پر شام اور سحر دونوں

ایضاً

شہ نے جسے میدان میں جاتے ہوئے دیکھا / افسوس کہ پھر اُس کو نہ آتے ہوئے دیکھا
عباسؑ کے لاشے پہ جب آئے شہ دلگیر / دُنیا سے جواں بھائی کو جاتے ہوئے دیکھا
بیٹے کے قریب آئے جو دل تھامے ہوئے شاہ / جانباز کو جان اپنی گنواتے ہوئے دیکھا
غش کھا کے گری بانوئے دلخستہ زمیں پر / لاشہ علی اکبرؑ کا جب آتے ہوئے دیکھا
صد حیف کہ شبیرؑ نے پانی کی طلب پر / بچہ کی طرف تیر کو آتے ہوئے دیکھا
ننھا سا گلا ہو گیا ناوک کا نشانہ / معصوم کو یوں پیاس بجھاتے ہوئے دیکھا
تھرائی زمیں دشت کی کانپا فلک پیر / شبیرؑ کو جب قبر بناتے ہوئے دیکھا
محبوب خدا نے سر میدان محبت / شبیرؑ کو سر اپنا کٹاتے ہوئے دیکھا
قدسی نظر انصار کی اُٹھی جو دم جنگ / حوروں کو اشاروں سے بلاتے ہوئے دیکھا

ایضاً

جاتا ہے رن کو ابن حسنؑ وامصیبتا / لٹتی ہے ایک شب کی دولھن وامصیبتا
مرنے چلا ہے اکبرؑ مہر و سا نوجواں / مضطر ہیں بادشاہ زمن وامصیبتا
جنگل میں باغیوں کی جفاؤں سے یکقلم / غارت ہوا فاطمہ کا چمن وامصیبتا
سارا جہاں فرات سے پانی پئے مگر / ترسیں حسینؑ تشنہ دہن وامصیبتا

ہو کربلا میں لاشۂ شبیر بے کفن — بلوے میں بے ردا ہو بہن وامصیبتا
ہو زیر چتر آہ بن سعد بدنہاد — اور دھوپ میں امام زمن وامصیبتا
حُلّے جناں کے جس کے لیے آئے وہ حسینؑ — چالیس دن نہ پائے کفن وامصیبتا
باندھے لعین نے دختر مشکلکشا کے ہاتھ — عابدؑ ہوئے اسیر محن وامصیبتا
قدسی نظر میں تیرہ و تاریک ہے جہاں — کس چاند کو لگا ہے گہن وامصیبتا

ایضاً

سجاد کی بالیں پہ یہ فرماتے تھے شبیر اے بیکس و دلگیر — اٹھو کہ میں جاتا ہوں سوی لشکر بے پیر اے بیکس و دلگیر
پہنا ہی پہنائینگے تمہیں طوق گرانبار کوفہ کے ستمگار — ان کانپتے پاؤں میں پڑیگی ابھی زنجیر اے بیکس و دلگیر
لیجائینگے تا شام تمہیں یہ ستم ایجاد کرتے ہوئے بیداد — کانٹوں پہ چلائینگے بصد ظلم یہ بے پیر اے بیکس و دلگیر
دُرّے بھی لگائینگے جو تم چل نہ سکوگے بیرحم ہیں ایسے — اُمّت کیلئے کیجیو برداشت یہ تعزیر اے بیکس و دلگیر
خیمے کے جلانے پہ جو آمادہ ہوا گر اعدا کا یہ لشکر — تم غیظ میں آنا نہ پئے مالک تقدیر اے بیکس و دلگیر
چادر بھی اگر بیبیوں کے سر سے اتاریں کہنا کہ نہ روئیں — کم ہوگی نہ عزت کہ وہ ہیں صاحب توقیر اے بیکس و دلگیر
جب غش میں سنیں عابد مضطر نے یہ باتیں کھولدیں آنکھیں — پوچھا شہ بیکس نے کہ کیوں حال ہے تغیر ای بیکس و دلگیر
سجادؑ نے کی عرض یہ ذلت نہ سہونگا اعدا سے لڑونگا — شہ نے کہا یہ ہو نہیں سکتا کسی تدبیر ای بیکس و دلگیر
بیٹے پہ عیاں کرچکے اسرار امامت فرماتے ہیں حضرت — جاتا ہوں کہ ہو وعدہ وفائی ہیں نہ تاخیر ای بیکس و دلگیر
ہی وقت دعا عرض کرا شاہ زمن سے داماد حسنؑ سے — قدسی کو بھی عقبیٰ میں ملے خلد کی جاگیر ای بیکس و دلگیر

ایضاً

سقّائے سکینہؑ پہ کفار کا نرغہ ہے — اب مشک کا خیمے تک دشوار پہونچنا ہے
تیر آتے ہیں اور اسکو پروا نہیں کچھ اپنی — شبیرؑ کا شیدائی مشکیزہ بچاتا ہے

مشکیزہ چھدا ہے، ہے برباد ہوئی محنت — سقا بھی ہوا زخمی خوش لشکر اعدا ہے
عباسؑ کی بانہیں پر گئے ہیں شہ بیکس — دل درد جدائی سے رہ رہ کے تڑپتا ہے
وہ انکے لئے گریاں یہ اُن کے لئے مضطر — دشمن سے بھی یہ عالم دیکھا نہیں جاتا ہے
رُوتی ہیں لہو آنکھیں بسمل ہے دل صابر — سوزش غم فرقت کی اب حد سے زیادہ ہے
مشکل سے امامؑ دیں کچھ ہوش میں آئے تھے — پھر بھائی کے لاشے پر بھائی کو غش آیا ہے
مظلوموں کی فریادیں گردوں کو ہلاتی ہیں — غمخوار غریبوں کا دنیا سے سدھارا ہے
کہتے ہیں اُسی سے ہم سب حال دل اے قدسی — جو ہم سے غریبوں کی فریاد بھی سنتا ہے

ایضاً

لاش پہ کہتی تھی ماں مجھ سے خفا کیوں ہوئے — اے مرے کڑیل جواں مجھ سے خفا کیوں ہوئے
تم مرے ارمان ہو بلکہ مری جان ہو — اے مرے روح رواں مجھ سے خفا کیوں ہوئے
کیوں ہے کلیجے پہ ہاتھ کچھ تو کہو دل کی بات — اکبرؑ شیریں زباں مجھ سے خفا کیوں ہوئے
میری نگاہوں کے نور اے مرے دل کے سرور — اے مرے آرام جاں مجھ سے خفا کیوں ہوئے
راج دُلارے مرے آنکھوں کے تارے مرے — پھیر لیں کیوں پتلیاں مجھ سے خفا کیوں ہوئے
میرے چمن کی بہار۔ غنچہ دہن۔ گلعذار — اے مرے سرو رواں مجھ سے خفا کیوں ہوئے
نازوں کے پالے مرے گیسوؤں والے مرے — میرے پُر ارماں جواں مجھ سے خفا کیوں ہوئے
اب نہ مرا دل کڑھاؤ آؤ مرے پاس آؤ — لے لے بلائیں تو ماں مجھ سے خفا کیوں ہوئے
دل پہ نہیں اختیار کھو چکی صبر و قرار — رنج سے ہوں نیم جاں مجھ سے خفا کیوں ہوئے

قدسی خستہ جگر لاشۂ دلدار پر
کہتی تھی ناشاد ماں مجھ سے خفا کیوں ہوئے

maablib.org

پوچھتی ہیں شہ سے بانو میرا دلبر ہے کہاں
آپ خالی گود کیوں آئے ہیں اصغرؑ ہے کہاں

گود خالی دیکھ کر بیتاب ہے پہلو میں دل
یا شہ دیں زینت آغوش مادر ہے کہاں

کس پہ چھوڑ آئے ہیں جنگل میں اکیلا آپ اُسے
ہنسلیوں والا مرا معصوم اصغرؑ ہے کہاں

لے گئے تھے آپ تو پانی پلانے کے لیے
پیاس کا مارا ہوا میرا وہ دلبر ہے کہاں

اُس کے گہوارے کو خالی دیکھ کر پھٹتا ہے دل
لوریاں دیکر سلاؤں کس کو اصغرؑ ہے کہاں

ایک اُسی کے دم سے وابستہ تھیں امیدیں مری
ہائے اب قاسمؑ کہاں ہے اور اکبرؑ ہے کہاں

اک نظر اُس ماہوش کو پھر دکھا دیجے مجھے
دل تڑپتا ہے سکون قلب مضطر ہے کہاں

ہے جو قدسی کو متاع ومال وعز و افتخار
جز شہ دیں اور ایسا فیض گستر ہے کہاں

ایضاً

شاہ نے روکر کہا ہائے مرے دلربا
آگئی تم کو قضا ہائے مرے دلربا

ماں کی نگاہوں کے نور باپ کے دل کے سرور
غش ہے تو چونکو ذرا ہائے مرے دلربا

قاسمؑ خوشخو نہیں اکبرؑ مہرو نہیں
ہوگئے تم بھی جدا ہائے مرے دلربا

خیمہ میں کسطرح جاؤں آہ میں کیا منہ دکھاؤں
حرملہ نے کی جفا ہائے مرے دلربا

شیشۂ دل چور ہے قلب میں ناسور ہے
کیا سے یہ کیا ہوگیا ہائے مرے دلربا

کیوں نہ بھروں سرد آہ دل میں ہے وہ درد آہ
کچھ نہیں جس کی دوا ہائے مرے دلربا

کرتی ہیں زینب یہ بین آہ مرے نور عین
چین مرا اٹھ گیا ہائے مرے دلربا

مادر اندوہگیں کھوتی ہے جان حزیں
لب پہ یہی ہے صدا ہائے مرے دلربا

قدسی خستہ جگر قبر پہ باچشم تر
کہتے تھے شاہ ہدا ہائے مرے دلربا

mablib.org

ایضاً

حسینؑ ہیں تین دن کے پیاسے یہ کس قیامت کا ماجرا ہے
کیا ہے مہماں یہ بند پانی الٰہی امت کو کیا ہوا ہے

نبیؐ کا اور عترت نبیؐ کا ہمیشہ دشمن رہا زمانہ
انہیں سے دہر غم کی ابتدا ہے انہیں پہ ہر غم کی انتہا ہے

اگر ہے کچھ دعوی محبت بہاؤ آنکھوں سے اشک حسرت
کہ جان زہراؑ نے بھرا امت بھرا گھر اپنا لٹا دیا ہے

حسینؑ کے زخم ہنس رہے ہیں حسینؑ بھی مسکرا رہے ہیں
وفا کے وعدہ کا وقت آیا خوشی سے چہرہ دمک رہا ہے

وفات سلطان بحر و بر سے بپا ہے اک حشر دو جہاں میں
ادھر ہیں سجادؑ غم سے مضطر بتولؑ کا حال اُدھر بُرا ہے

پڑی ہے سر پر نبیؐ مصیبت ہے شاہزادی کی غیر حالت
رواں ہیں آنکھوں سے اشک حسرت جگر میں اک درد اٹھ رہا ہے

سکینہؑ جب روئی شمر کے غم میں ہوئی قیامت بپا حرم میں
کسی کو سے کوئی کیا تسلی کہ خود ہر اک غم کا مبتلا ہے

یہ عابدؑ زار کی ہے حالت کہ تپ سے ملتی نہیں ہے فرصت
مریض پر ہے مرض کی شدت مگر دوا ہے نہ کچھ غذا ہے

تم اپنے اشکوں کی آبرو کو بتولؑ کی آنکھ سے تو دیکھو
کہ جس کا رومال پاک قدسی یہ دُر خوشی سے چُن رہا ہے

ایضاً

شہیدوں میں شہید کربلا کا بھی عجب غم ہے
یہ جس کا رونے والا کوئی تھا اُس کا یہ ماتم ہے

سکینہؑ کو جدائی باپ کی کیونکر نہ تڑپائے
کوئی ہمدم نہیں۔ دشمن جہاں ہے عمر بھی کم ہے

کوئی دن چین سے کسطرح گذرے غم نصیبوں کو
غضب ہے بیکسوں کا دشمن جاں ایک عالم ہے

گلوئے شاہ دیں پر چل رہا ہے ظلم کا خنجر
خیال بخشش اُمت میں لیکن چشم پُرنم ہے

نہ تڑپے دل کسی کمسن کا آلام یتیمی سے
ترس دشمن کو بھی آئے سکینہؑ کا وہ عالم ہے

جو نازوں سے پلے ہوں انکو غربت میں کہاں راحت
کبھی ہے نالہ و زاری۔ کبھی فریاد و ماتم ہے

حسینؑ آکر سکینہؑ کی پریشاں حالیاں دیکھیں
گریباں چاک ہے دل مضطرب ہے چشم پُرنم ہے

سکینہؑ کی فغان جانگزا کوئی نہیں سنتا
زمانہ مصطفےٰ کی آل سے کچھ ایسا برہم ہے

جہاں اندھیر ہے نظروں میں قدسی وقت عصر آیا
بس اب کچھ دیر کا مہمان سلطان دو عالم ہے

ایضاً

کہتی تھی بہن بھائی کے لاشے سے لپٹ کر
سر کٹ گیا اور خشک گلا بھی نہ ہوا تر
بھیا کبھی تم سوتے تھے سینہ پہ نبیؐ کے
آج آہ بجز خاک نہ تکیہ ہے نہ بستر
چادر بھی نہیں سر پہ کہ لاشے پہ اُڑھا دے
مجبور ہے ناچار ہے نادار ہے خواہر
گھٹ گھٹ کے رہو بچی کہ ہے رونیکی منا ہی
یہ ظلم دکھاؤں کسے میں بیکس و بے پر
منت نہیں سنتے ہیں سماجت نہیں سنتے
بیدرد ہیں بیرحم ہیں بیدین ہیں ستمگر
واحسرتا وا دردا اب مجھے پردیس میں چھوڑا
غربت میں مرا کوئی نہیں مونس و یاور
اک عابدؑ بیمار ہے پابند سلاسل
ہے پاؤں اُٹھانا بھی جسے ضعف سے دوبھر
ہے ہے میں دکھاؤں کسے بیمار کی حالت
یہ ظلم و ستم اور یہ اُس کا تن لاغر
آئی نہ حیا کچھ بھی مسلمانوں کو قدسیؔ
تا شام گئیں زینبؑ و کلثومؑ کھلے سر

ایضاً

کفار کے نرغہ میں ہے اللہ کا پیارا
مظلوم کی نصرت کو کوئی آئے خدارا
مہمان پہ معصوم پہ آوارہ وطن پہ
تلواریں لئے ٹوٹ پڑے ہیں ستم آرا
اب کوئی نہیں سبط پیمبرؐ کا مددگار
لشکر شہ مظلوم کا جنت کو سدھارا
شہ کہتے تھے اے اکبرؑ و عباسؑ کہاں ہو
تنہا ہوں میں اور لشکر اعدا ہے صف آرا
مظلوم کی امداد کو آتا نہیں کوئی
غربت میں مسافر سے کیا سب نے کنارا
کرتے ہیں ستمگار جفاؤں پہ جفائیں
اب صبر کی طاقت ہے نہ ہے ضبط کا یارا
سوتے ہیں زمیں پر مری آغوش کے پالے
مجھ سا بھی نہ ہوگا کوئی دکھ درد کا مارا
کام آگئے میدان میں سب چاہنے والے
اب عالم غربت میں رکھوں کس کا سہارا

نصرت کے لئے گر پڑے گہوارے سے اصغرؑ — جب شاہ نے ہر یاور و ناصر کو پکارا
کب سے در شبیرؑ پہ استادہ ہے قدسی — شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ایضاً

کونین میں ہر سمت عجب حشر بپا ہے — اک رات کا مہمان شہ ارض و سما ہے
گھیرے ہوئے شبیرؑ کو سب کرتے ہیں زاری — ہر در سے بچھڑنے کا یقیں سب کو ہوا ہے
شبیرؑ کو اک رات کی مہلت نہیں ملتی — کیا ظلم ہے کیا قہر ہے کیا جور و جفا ہے
ماں خلد میں بیتاب ہے غربت پہ پسر کی — عالم کی نوزادی پہ عجب وقت پڑا ہے
جب روتی ہیں زینبؑ تو یہ فرماتے ہیں شبیرؑ — گھبراؤ نہ بیکس کا مددگار خدا ہے
شہ کہتے ہیں اکبرؑ سے اذاں دو مرے پیارے — صبح شب غم ہونے میں اب دیر ہی کیا ہے
زینبؑ نے کہا دیکھ کے اکبرؑ کی جوانی — وہ درد ہے دل میں کہ اجل جس کی دوا ہے
خیمہ میں حرم فاطمہؑ فردوس میں نالاں — فریادوں سے اک حشر دو عالم میں بپا ہے
پالا تھا اسی دن کے لئے فاطمہؑ نے کیا — معصوم پہ مظلوم پہ کیوں جور و جفا ہے
صبح عاشور ہے سکتہ سا حرم کو — حسرت سے شہ دیں کو ہر اک دیکھ رہا ہے
قدسی کی طرح مومنو دل کھول کے روؤ — شبیرؑ تمہارے لئے مصروف دعا ہے

maablib.org

ایضاً

زہراؑ جناں میں آج بہت بیقرار ہے — پابند غم حسینؑ غریب الدیار ہے
کھانے کا ذکر کیا ہے کہ پانی تلک ہے بند — ہفتم سے تشنہ کام شہ نامدار ہے
امت ستا رہی ہے بلا کر حسینؑ کو — اللہ کیسی گردش لیل و نہار ہے
جب حال بیقراری دل کہتی ہے بہن — کہتا ہے بھائی صبر سے خوش کردگار ہے

کیا جانے کیا گذرتی ہے ننھی سی جان پر | اصغرؑ جو آج حد سے سوا بیقرار ہے
مہمان ایک شب کا ہے مہمان کربلا | نالوں سے اہلبیت کے حشر آشکار ہے
کہتی ہے ماں کہ صبح کو تم دو گے اپنا داغ | اکبرؑ یہ عرض کرتے ہیں کیا اختیار ہے
تالو سے لگ گئی ہے زباں شیرخوار کی | بچے کا حال دیکھ کے ماں بیقرار ہے
جی بھر کے رو لو آج حسینؑ غریب کو | کل اپنی زندگی کا کسے اعتبار ہے
قدسی کرو وہ کام کہ عقبیٰ بخیر ہو | دنیا تو چند روزہ و بے اعتبار ہے

ایضاً

گر لٹ گئی تو لٹ گئی سرکار حسینی | کچھ بڑھ ہی گئی رونق بازار حسینی
مر کر بھی نہ چھوڑا شہ مظلوم کا دامن | قربان وفاداری انصار حسینی
کیا جان سکے خاک شفا کی کوئی ترکیب | ہر ذرہ ہے اک عالم اسرار حسینی
پہونچے جو گنہگار بھی گلزار جناں میں | واللہ یہ ہے بخشش سرکار حسینی
سرمے کے لیے خاک شفا باد صبا لائے | نرگس بھی گلستاں میں ہے بیمار حسینی
اعدا کو نہ کیوں زور ید اللہ دکھاتا | تصویر تھا حیدرؑ کی علمدار حسینی
ہے زانوئے شبیرؑ پہ سر حرؑ جری کا | دیکھو شرف خدمت سرکار حسینی
واللہ وہ اللہ و پیمبرؐ کا ہے مطلوب | جو دل سے ہے شیدا و طلبگار حسینی
بے چین کئے ہے دل مہجور سکینہؑ | زنداں میں غم حسرت دیدار حسینی
قدسی کلیاں سنکے نہ کیوں وجد ہو طاری | ہے نغمہ سرا بلبل گلزار حسینی

ایضاً

ہائے شہ کربلا ہائے غریب الوطن | ہائے شہید جفا ہائے غریب الوطن
راج دلارا جو تھا آنکھوں کا تارا جو تھا | نظروں سے وہ چھپ گیا ہائے غریب الوطن

نور نگاہ رسولؐ سرو ریاض بتولؑ — جان و دل مرتضیٰؑ ہائے غریب الوطن
گھر سے بلا کر تجھے دشمن جاں ہو گئے — کوفیوں نے کی دغا ہائے غریب الوطن
ہنسلیوں والا جو تھا گھر کا اُوجالا جو تھا — مارا گیا بے خطا ہائے غریب الوطن
اہل حرم ننگے سر آہ پھرے در بدر — بعد ترے یہ ہوا ہائے غریب الوطن
رنج و محن میں اسیر طوق و رسن میں اسیر — عابدؑ بیمار تھا ہائے غریب الوطن
قلب سکینہؑ کو چین کچھ نہ ملا یا حسینؑ — قید میں آئی قضا ہائے غریب الوطن
مضطر و اندوہگیں اک دل قدسی نہیں — کرتے ہیں غم دوسرا ہائے غریب الوطن

ایضاً

کہتی تھیں زینبؑ ہمیں آ کر بچاؤ یا علیؑ — اک نظر حالت ہماری دیکھ جاؤ یا علیؑ
ظالموں کے ظلم اب ہم سے سہے جاتے نہیں — خستہ جانوں کی مدد کو جلد آؤ یا علیؑ
اشقیا ہم پر ستم کرتے ہیں بیکس جان کر — آ کے اب زور ید اللٰہی دکھاؤ یا علیؑ
مشکلوں میں بیکسوں کے کام آتے ہو تمہیں — ہم کو بھی قید مصیبت سے چھڑاؤ یا علیؑ
پیاس سے اب اصغرؑ غنچہ دہن ہیں جاں بلب — ساقی کوثر ہو تم پانی پلاؤ یا علیؑ
ہے غضب چھٹنے کو ہے شبیرؑ سے بھائی کا ساتھ — اب مری بگڑی ہوئی قسمت بناؤ یا علیؑ
مصطفےٰؐ کی گود کا پالا ہے بے گور و کفن — فاطمہؑ کے لال کی تربت بناؤ یا علیؑ
قید کرتے ہیں ستمگر عابدؑ بیمار کو — جلد آؤ جلد آؤ جلد آؤ یا علیؑ
بیکس و بے آشنا کیونکر اٹھائیں کیا کریں — آؤ اور مظلوم کا تابوت اٹھاؤ یا علیؑ

مبتلائے درد و غم ہے قدسی حرماں نصیب
زار و مضطر کی مدد کو جلد آؤ یا علیؑ

maablib.org

ذکر حضرت سکینہؑ

رندان مصیبت میں سکینہؑ نے قضا کی
اب کیا کریں سجادؑ دہائی ہے خدا کی

وہ شام کا زنداں وہ اسیری کا زمانہ
کس عالم غربت میں سکینہؑ نے قضا کی

پامال جفا ہو گیا زہراؑ کا گلستاں
دشمن ہوئی امت جو رسولؐ دوسرا کی

پھولا نہ پھلا پھر چمن فاطمہ زہراؑ
کیسی تھی پر آشوب ہوا کرب و بلا کی

شبیرؑ کو بھولی نہ کسی طرح سکینہؑ
گھٹ گھٹ کے غم شاہ میں آخر کو قضا کی

وہ موت سکینہؑ کی حرم کی وہ اسیری
سجادؑ پریشاں ہیں دہائی ہے خدا کی

بگڑ کے سوا کوئی جنازہ نہ اٹھائے
کیوں اے فلک پیر کوئی حد ہے جفا کی

ی تجھے ڈر کس لئے ہے روز جزا کا
شبیرؑ کے مداح پہ رحمت ہے خدا کی

ایضاً

ٹ کے جان دیدے کہ آہ و بکا کرے
سینہ پدر کا یاد جو آئے تو کیا کرے

سکینہؑ شمر ستمگر کے خوف سے
کہتا ہے دل کہ نالوں سے محشر بپا کرے

ہو گئے ہیں سکینہؑ سے اہلبیتؑ
خالق مریض ہجر کو صحت عطا

دیر سے ڈوبی ہوئی ہے آہ
ماں کس کی جانبری کے لئے

ہوا ہے سکینہؑ کا خاک پر
جز صبر اور مادر مجبور

روا ندھیرے میں بیٹھی ہیں بیبیاں
اک شمع بھی نہیں کہ اجالا

کوئی در تک نہ جانے پائے
زنداں میں کون شرکت اہل

بھائی ہے جو ہے اسیر ظلم
غسل و کفن کی فکر وہ مجبور کیا کرے

رضی مولا سے واسطہ
بندہ ہر ایک حال میں شکر خدا کرے

مرکز احیاء آثار برصغیر
MAAB 1431
maablib.org

maablib.org